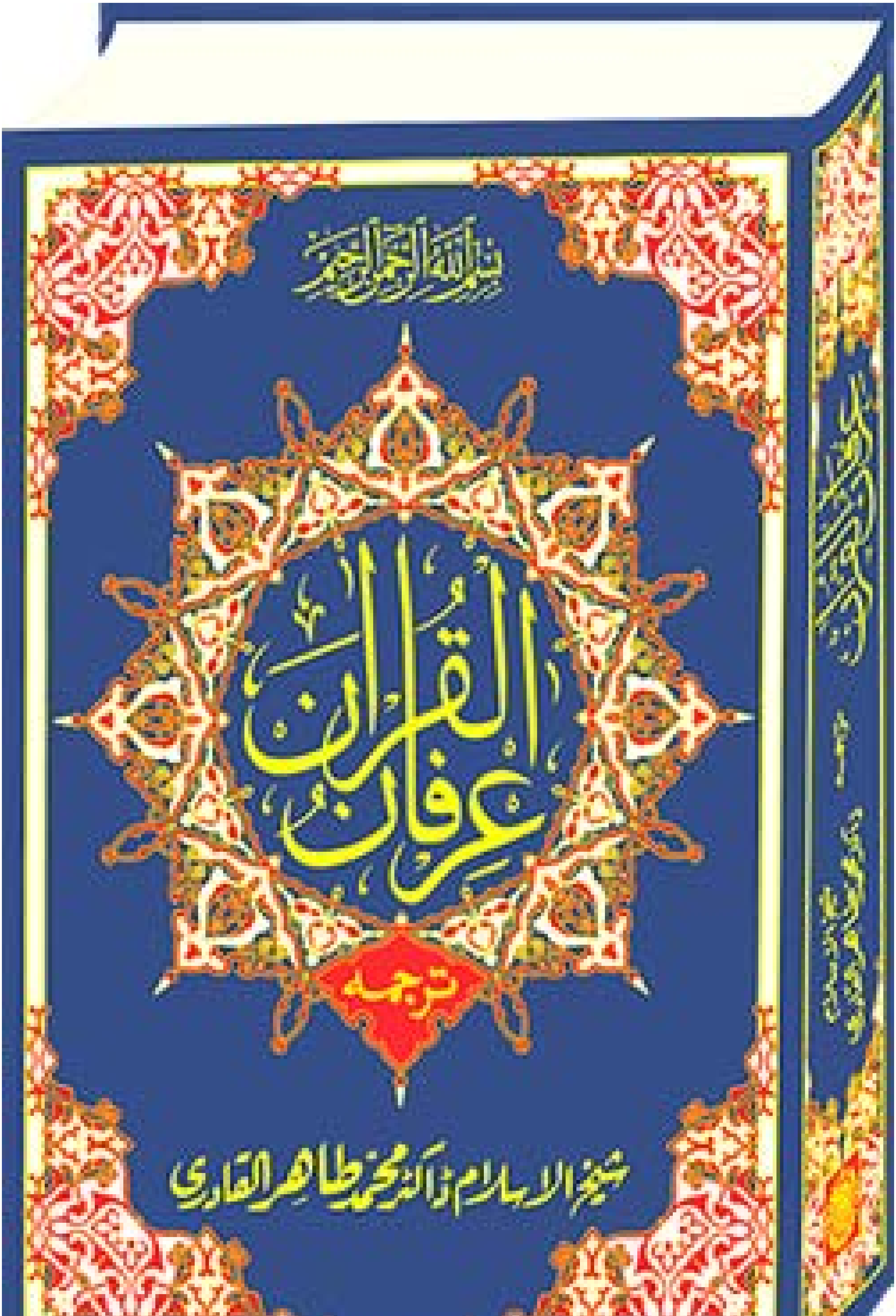


بسم اللہ الرحمن الرحیم
عرفان القرآن
ترجمہ
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى
رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

۲۱۔ اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے یا ہم اپنے رب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے (تو پھر ضرور ایمان لے آتے)، حقیقت میں یہ لوگ اپنے دِلوں میں (اپنے آپ کو) بہت بڑا سمجھنے لگے ہیں اور حد سے بڑھ کر سرکشی کر رہے ہیں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

۲۲۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے (تو) اس دن مجرموں کے لئے چنداں خوشی کی بات نہ ہوگی بلکہ وہ (انہیں دیکھ کر ڈرتے ہوئے) کہیں گے: کوئی روک والی آڑ ہوتی (جو ہمیں ان سے بچالیتی یا فرشتے انہیں دیکھ کر کہیں گے کہ تم پر داخلۂ جنت قطعاً ممنوع ہے)۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

۲۳۔ اور (پھر) ہم ان اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے جو (بزعمِ خویش) انہوں نے (زندگی میں) کئے تھے تو ہم انہیں بکھرا ہوا غبار بنا دیں گے۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

۲۴۔ اس دن اہلِ جنت کی قیام گاہ (بھی) بہتر ہوگی اور آرام گاہ بھی خوب تر (جہاں وہ حساب و کتاب کی دوپہر کے بعد جا کر قیلولہ کریں گے)۔

وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ
وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اور اس دن آسمان پھٹ کر بادل (کی طرح دھوئیں) میں بدل جائے گا اور فرشتے گروہ در گروہ اتارے جائیں گے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ
كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

۲۶۔ اس دن سچی حکمرانی صرف (خدائے) رحمان کی ہو گی، اور وہ دن کافروں پر سخت (مشکل) ہوگا۔

وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ
يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ
سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور اس دن ہر ظالم (غصہ اور حسرت سے) اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا: کاش! میں نے رسولِ (اکرم ﷺ) کی معیّت میں (آ کر ہدایت کا) راستہ اختیار کرلیا ہوتا۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا
خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ
جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

۲۹۔ بیشک اس نے میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا، اور شیطان انسان کو (مصیبت کے وقت) بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى
اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور رسولِ (اکرم ﷺ) عرض کریں گے: اے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ رکھا تھا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ
الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا
وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جرائم شعار لوگوں میں سے (ان کے) دشمن بنائے تھے (جو ان کے پیغمبرانہ مشن کی مخالفت کرتے اور اس طرح حق اور باطل قوتوں کے درمیان تضاد پیدا ہوتا جس سے انقلاب کے لئے سازگار فضا تیار ہو جاتی تھی) اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد فرمانے کے لئے کافی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ
كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر قرآن ایک ہی بار (یکجا کر کے) کیوں نہیں اتارا گیا یوں (تھوڑا تھوڑا کر کے اسے تدریجاً اس لئے اتارا گیا ہے) تاکہ ہم اس سے آپ کے قلبِ (اطہر) کو قوت بخشیں اور (اسی وجہ سے) ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے (تاکہ آپ کو ہمارے پیغام کے ذریعے بار بار سکونِ قلب ملتا رہے)۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ ط

۳۳۔ اور یہ (کفار) آپ کے پاس کوئی (ایسی) مثال (سوال اور اعتراض کے طور پر) نہیں لاتے مگر ہم آپ کے پاس (اس کے جواب میں) حق اور (اس سے) بہتر وضاحت کا بیان لے آتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ
اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع

۳۴۔ (یہ) ایسے لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے یہی لوگ ہیں جوٹھکانے کے لحاظ سے نہایت برے اور راستے سے (بھی) بہت بہکے ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا
مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ ﴿٣٥﴾

۳۵۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی اور ہم نے ان کے ساتھ (ان کی معاونت کے لئے) ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو وزیر بنایا۔

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ
تَدْمِيْرًا ۭ ﴿٣٦﴾

۳۶۔ پھر ہم نے کہا تم دونوں اس قوم کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے (جب وہ ہماری تکذیب سے پھر بھی باز نہ آئے) تو ہم نے انہیں بالکل ہی ہلاک کرڈالا۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ
اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَ
اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ ﴿٣٧﴾

۳۷۔ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو (بھی)، جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا (تو) ہم نے انہیں غرق کرڈالا اور ہم نے انہیں (دوسرے) لوگوں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیا، اور ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ
وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

۳۸۔ اور عاد اور ثمود اور باشندگانِ رس کو، اور ان کے درمیان بہت سی (اور) امتوں کو (بھی ہلاک کرڈالا)۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا
تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾

۳۹۔ اور ہم نے (ان میں سے) ہر ایک (کی نصیحت) کے لئے مثالیں بیان کیں اور (جب وہ سرکشی سے باز نہ آئے تو) ہم نے ان سب کو نیست ونابود کردیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ
اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ
يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا
يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾

۴۰۔ اور بیشک یہ (کفار) اس بستی پر سے گزرے ہیں جس پر بری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی گئی تھی، تو کیا یہ اس (تباہ شدہ بستی) کو دیکھتے نہ تھے بلکہ یہ تو (مرنے کے بعد) اٹھائے جانے کی امید ہی نہیں رکھتے۔

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ اور (اے حبیبِ مکرّم!) جب (بھی) وہ آپ کو دیکھتے ہیں آپ کا مذاق اڑانے کے سوا کچھ نہیں کرتے (اور کہتے ہیں:) کیا یہی وہ (شخص) ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتا اگر ہم ان (کی پرستش) پر ثابت قدم نہ رہتے، اور وہ عنقریب جان لیں گے جس وقت عذاب دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے تو کیا آپ اس پر نگہبان بنیں گے۔

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ع ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں، (نہیں) وہ تو چوپایوں کی مانند (ہو چکے) ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نگاہ نہیں ڈالی کہ وہ کس طرح (دوپہر تک) سایہ دراز کرتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اسے ضرور ساکن کر دیتا پھر ہم نے سورج کو اس (سایہ) پر دلیل بنایا ہے۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پھر ہم آہستہ آہستہ اس (سایہ) کو اپنی طرف کھینچ کر سمیٹ لیتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پوشاک (کی طرح ڈھانک لینے والا) بنایا اور نیند کو (تمہارے لئے) آرام (کا باعث) بنایا اور دن کو (کام کاج کے لئے) اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا
بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ﴿۴۸﴾

۴۸۔ اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، اور ہم ہی آسمان سے پاک (صاف کرنے والا) پانی اتارتے ہیں۔

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّ نُسْقِیَهٗ مِمَّا
خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ تاکہ اس کے ذریعے ہم (کسی بھی) مُردہ شہر کو زندگی بخشیں اور (مزید یہ کہ) ہم یہ (پانی) اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے چوپایوں اور (بادیہ نشین) انسانوں کو پلائیں۔

وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ
فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

۵۰۔ اور بیشک ہم اس (بارش) کو ان کے درمیان (مختلف شہروں اور وقتوں کے حساب سے) گھماتے (رہتے) ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں پھر بھی اکثر لوگوں نے بجز ناشکری کے (کچھ) قبول نہ کیا۔

وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ
نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾

۵۱۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیج دیتے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ
جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾

۵۲۔ پس (اے مردِ مومن) تو کافروں کا کہنا نہ مان اور تو اس (قرآن کی دعوت اور دلائل) کے ذریعے ان کے ساتھ بڑا جہاد کر۔

وَ هُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ
وَ جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا
مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا۔ یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (دوسرا) کھاری نہایت تلخ ہے۔ اور اس نے ان دونوں کے درمیان ایک پردہ اور مضبوط رکاوٹ بنا دی۔

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ
قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور وہی ہے جس نے پانی (کی مانند ایک نطفہ) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور سسرال (کی قرابت) والا بنایا، اور آپ کا رب بڑی قدرت والا ہے۔

وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

۵۵۔ اور وہ (کفار) اللہ کے سوا ان (بتوں) کی عبادت

لَا يَنۡفَعُهُمۡ وَ لَا يَضُرُّهُمۡ ؕ وَ كَانَ الۡكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيۡرًا ﴿۵۵﴾

کرتے ہیں جو انہیں نہ (تو) نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ (ہی) انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں، اور کافر اپنے رب (کی نافرمانی) پر (ہمیشہ شیطان کا) مددگار رہتا ہے۔

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر (اللہ کے اطاعت گزار بندوں کو) خوشخبری سنانے والا اور (بغاوت شعار لوگوں کو) ڈر سنانے والا بنا کر۔

قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔ آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ بھی معاوضہ نہیں مانگتا مگر جو شخص اپنے رب تک (پہنچنے کا) راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے (کرلے)۔

وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَـىِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرَا ۚۛ ﴿۵۸﴾

۵۸۔ اور آپ اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (رب) پر بھروسہ کیجئے جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہیے، اور اس کا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا کافی ہے۔

اۨلَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ۛۚ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا ﴿۵۹﴾

۵۹۔ جس نے آسمانی کرّوں اور زمین کو اور اس (کائنات) کو جو ان دونوں کے درمیان ہے چھ ادوار میں پیدا فرمایا☆ پھر وہ (حسبِ شان) عرش پر جلوہ افروز ہوا (وہ) رحمان ہے (اے معرفتِ حق کے طالب) تو اسکے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ (بے خبر اس کا حال نہیں جانتے)۔

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَ مَا الرَّحۡمٰنُ ق اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَزَادَهُمۡ نُفُوۡرًا ۩ ﴿۶۰﴾

۶۰۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ (منکرینِ حق) کہتے ہیں کہ رحمان کیا (چیز) ہے؟ کیا ہم اسی کو سجدہ کرنے لگ جائیں جس کا آپ ہمیں حکم دے دیں اور اس (حکم) نے انہیں نفرت میں اور بڑھا دیا۔

☆ (ستة ایام سے مراد چھ ادوارِ تخلیق ہیں، معروف معنٰی میں چھ دن نہیں کیونکہ یہاں تو خود زمین اور جملہ آسمانی کرّوں، کہکشاؤں، ستاروں، سیاروں اور خلاؤں کی پیدائش کا زمانہ بیان ہو رہا ہے اس وقت رات اور دن کا وجود کہاں تھا؟)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ
بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا
مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾

٦١۔ وہی بڑی برکت وعظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات میں (کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کرّوں کی وسیع منزلیں بنائیں اور اس میں (سورج کو روشنی اور تپش دینے والا) چراغ بنایا اور (اس نظامِ شمسی کے اندر) چمکنے والا چاند بنایا۔

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ
خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ
اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾

٦٢۔ اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا اس کے لئے جو غور وفکر کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے (ان تخلیقی قدرتوں میں نصیحت وہدایت ہے)۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ
عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

٦٣۔ اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہوجاتے) ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ
قِيَامًا ﴿٦٤﴾

٦٤۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا
كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾

٦٥۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے بیشک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾

٦٦۔ بیشک وہ (عارضی ٹھہرنے والوں کیلئے) بُری قرار گاہ اور (دائمی رہنے والوں کے لئے) بُری قیام گاہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا
وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ
قَوَامًا ﴿٦٧﴾

٦٧۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا (زیادتی اور کمی کی) ان دو حدوں کے درمیان اعتدال پر (مبنی) ہوتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

٦٨۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پوجا نہیں کرتے اور نہ (ہی) کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے بغیرِ حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے اور نہ (ہی) بدکاری کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سزائے گناہ پائے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

٦٩۔ اس کیلئے قیامت کے دن عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾

٧٠۔ مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ
يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

٧١۔ اور جس نے توبہ کر لی اور نیک عمل کیا تو اس نے اللہ کی طرف (وہ) رجوع کیا جو رجوع کا حق تھا۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

٧٢۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو کذب اور باطل کاموں میں (قولاً اور عملاً دونوں صورتوں میں) حاضر نہیں ہوتے اور جب بیہودہ کاموں کے پاس سے گزرتے ہیں تو (دامن بچاتے ہوئے) نہایت وقار اور متانت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

٧٣۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے (بلکہ غور وفکر بھی کرتے ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾

٧٤۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب، ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

أُولٰٓئِكَ يُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَةَ بِمَا صَبَرُوۡا
وَ يُلَقَّوۡنَ فِيۡهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ۙ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ انہی لوگوں کو (جنت میں) بلند ترین محلات ان کے صبر کرنے کی جزا کے طور پر بخشے جائیں گے اور وہاں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا
وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾

۷۶۔ یہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہ (بلند محلاتِ جنت) بہترین قرار گاہ اور (عمدہ) قیام گاہ ہیں۔

قُلۡ مَا يَعۡبَؤُا بِكُمۡ رَبِّىۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُكُمۡ ۚ
فَقَدۡ كَذَّبۡتُمۡ فَسَوۡفَ يَكُوۡنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

۷۷۔ فرما دیجئے: میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں اگر تم (اسکی) عبادت نہ کرو، پس واقعی تم نے (اسے) جھٹلایا ہے تو اب یہ (جھٹلانا تمہارے لئے) دائمی عذاب بنا رہے گا۔

ایاتھا ۲۲۷ ‏ ۲۶ سُوۡرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ۴۷ ‏ رکوعاتھا ۱۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾

۱۔ طا، سین، میم۔ (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾

۲۔ یہ (حق کو) واضح کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا
مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾

۳۔ (اے حبیبِ مکرّم!) شاید آپ (اس غم میں) اپنی جانِ (عزیز) ہی دے بیٹھیں گے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً
فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ﴿۴﴾

۴۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے (ایسی) نشانی اتار دیں کہ ان کی گردنیں اس کے آگے جھکی رہ جائیں۔

وَ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ
مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۵﴾

۵۔ اور ان کے پاس (خدائے) رحمان کی جانب سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے روگرداں ہو جاتے ہیں۔

فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا
كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶﴾

۶۔ سو بیشک وہ (حق کو) جھٹلا چکے پس عنقریب انہیں اس امر کی خبریں پہنچ جائیں گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْۢبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿۷﴾

۷۔ اور کیا انہوں نے زمین کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اس میں کتنی ہی نفیس چیزیں اگائی ہیں۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۸﴾

۸۔ بیشک اس میں ضرور (قدرتِ الٰہیہ کی) نشانی ہے، اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۹﴾ ع

۹۔ اور یقیناً آپ کا رب ہی تو غالب، مہربان ہے۔

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور (وہ واقعہ یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ندا دی کہ تم ظالموں کی قوم کے پاس جاؤ۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ (یعنی) قومِ فرعون کے پاس، کیا وہ (اللہ سے) نہیں ڈرتے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور (ایسے ناسازگار ماحول میں) میرا سینہ تنگ ہوجاتا ہے اور میری زبان (روانی سے) نہیں چلتی سو ہارون (علیہ السلام) کی طرف (بھی جبرائیل علیہ السلام کو وحی کے ساتھ) بھیج دے (تاکہ وہ میرا معاون بن جائے)۔

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور ان کا میرے اوپر (قبطی کو مار ڈالنے کا) ایک الزام بھی ہے سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے۔

قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ ارشاد ہوا ہرگز نہیں، پس تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ بیشک ہم تمہارے ساتھ (ہر بات) سننے والے ہیں۔

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو: ہم سارے جہانوں کے پروردگار کے (بھیجے ہوئے) رسول ہیں۔

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ (ہمارا مدعا یہ ہے) کہ تو بنی اسرائیل کو (آزادی دے کر) ہمارے ساتھ بھیج دے۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ (فرعون نے) کہا: کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن کی حالت میں پالا نہیں تھا اور تم نے اپنی عمر کے کتنے ہی سال ہمارے اندر بسر کئے تھے۔

وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ اور (پھر) تم نے اپنا وہ کام کر ڈالا جو تم نے کیا تھا (یعنی ایک قبطی کو قتل کر دیا) اور تم ناشکر گزاروں میں سے ہو (ہماری پرورش اور احسانات کو بھول گئے ہو)۔

قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: جب میں نے وہ کام کیا میں بے خبر تھا (کہ کیا ایک گھونسے سے اس کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے؟)۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ پھر میں (اس وقت) تمہارے (دائرہ اختیار) سے نکل گیا جب میں تمہارے (ارادوں) سے خوفزدہ ہوا پھر میرے رب نے مجھے حکمِ (نبوت) بخشا اور (بالآخر) مجھے رسولوں میں شامل فرما دیا۔

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ اور کیا وہ (کوئی) بھلائی ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتا رہا ہے (اس کا سبب بھی یہ تھا) کہ تو نے (میری پوری قوم) بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ فرعون نے کہا: سارے جہانوں کا پروردگار کیا چیز ہے؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

۲۴۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: (وہ) جملہ آسمانوں کا اور زمین کا اور اُس (ساری کائنات) کا رب ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اس نے ان (لوگوں) سے کہا جو اس کے گرد (بیٹھے) تھے: کیا تم سن نہیں رہے ہو؟

قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ (موسیٰ علیہ السلام نے مزید) کہا کہ (وہی) تمہارا (بھی) رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) رب ہے۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ

۲۷۔ (فرعون نے) کہا: بیشک تمہارا رسول جو تمہاری

اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے۔

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: (وہ) مشرق اور مغرب اور اس (ساری کائنات) کا رب ہے جو ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم (کچھ) عقل رکھتے ہو۔

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تم کو ضرور (گرفتار کر کے) قیدیوں میں شامل کر دوں گا۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ج

٣٠۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: اگرچہ میں تیرے پاس کوئی واضح چیز (بطور معجزہ بھی) لے آؤں۔

قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾

٣١۔ (فرعون نے) کہا: تم اسے لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
مُّبِيْنٌ ۚ ﴿٣٢﴾

٣٢۔ پس (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا (زمین پر) ڈال د وہ اسی وقت واضح (طور پر) اژدھا بن گیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ
لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ ع

٣٣۔ اور (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ (بغل میں ڈال کر) باہر نکالا تو وہ اسی وقت دیکھنے والوں کیلئے (چمکدار) سفید ہو گیا۔

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ۙ ﴿٣٤﴾

٣٤۔ (فرعون نے) اپنے ارد گرد (بیٹھے ہوئے) سرداروں سے کہا: بلاشبہ یہ بڑا دانا جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

٣٥۔ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے باہر نکال دے پس تم (اب اس کے بارے میں) کیا رائے دیتے ہو۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي
الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۙ ﴿٣٦﴾

٣٦۔ وہ بولے کہ تو اسے اور اس کے بھائی (ہارون کے حکم سزا سنانے) کو مؤخر کر دے اور (تمام) شہروں میں (جادوگروں کو بلانے کے لئے) ہرکارے بھیج دے۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ وہ تیرے پاس ہر بڑے ماہرِ فن جادوگر کو لے آئیں۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ پس سارے جادوگر مقررہ دن کے معینہ وقت پر جمع کر لئے گئے۔

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور (فرعون کی طرف سے) لوگوں کو کہا گیا کہ تم (اس موقع پر) جمع ہونے والے ہو۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ تاکہ ہم جادوگروں (کے دین) کی پیروی کر سکیں اگر وہ (موسیٰ اور ہارون پر) غالب آگئے۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿۴۱﴾

۴۱۔ پھر جب وہ جادوگر آگئے (تو) انہوں نے فرعون سے کہا: کیا ہمارے لئے کوئی اُجرت (بھی مقرر) ہے اگر ہم (مقابلہ میں) غالب ہو جائیں۔

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔ (فرعون نے) کہا: ہاں بیشک تم اسی وقت (اجرت والوں کی بجائے میری) قربت والوں میں شامل ہو جاؤ گے (اور قربت کا درجہ اُجرت سے کہیں بلند ہے)۔

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں سے) فرمایا: تم وہ (جادو کی) چیزیں ڈال دو جو تم ڈالنے والے ہو۔

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے: فرعون کی عزت کی قسم ہم ضرور غالب ہوں گے۔

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنا ڈنڈا ڈال دیا تو وہ (اژدھا بن کر) فوراً ان چیزوں کو نگلنے لگا جو انہوں نے فریب کاری سے (اپنی اصل حقیقت سے) پھیر رکھی تھیں۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ پس سارے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۴۷﴾

۴۷۔ وہ کہنے لگے: ہم سارے جہانوں کے پروردگار پر
ایمان لے آئے۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔ (جو) موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۚ﴿۴۹﴾

۴۹۔ (فرعون نے) کہا: تم اس پر ایمان لے آئے ہو قبل
اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا، بیشک یہ (موسیٰ علیہ السلام) ہی
تمہارا بڑا (استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، تم
جلد ہی (اپنا انجام) معلوم کرلو گے میں ضرور ہی تمہارے
ہاتھ اور تمہارے پاؤں الٹی طرف سے کاٹ ڈالوں گا اور تم
سب کو یقیناً سولی پر چڑھادوں گا۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ۚ﴿۵۰﴾

۵۰۔ انہوں نے کہا: (اس میں) کوئی نقصان نہیں، بیشک
ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ
اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؑ﴿۵۱﴾

۵۱۔ ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں
معاف فرمادے گا، اس وجہ سے کہ (اب) ہم ہی سب سے
پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ
بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ تم
میرے بندوں کو راتوں رات (یہاں سے) لے جاؤ بیشک
تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۚ﴿۵۳﴾

۵۳۔ پھر فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیج دیئے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۙ﴿۵۴﴾

۵۴۔ (اور کہا) بیشک یہ (بنی اسرائیل) تھوڑی سی
جماعت ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۙ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور بلاشبہ وہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ؕ﴿۵۶﴾

۵۶۔ اور یقیناً ہم سب (بھی) مستعد اور چوکس ہیں۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۵۷﴾

۵۷۔ پس ہم نے ان (فرعونیوں) کو باغوں اور چشموں
سے نکال باہر کیا۔

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿٥٨﴾

۵۸۔ اور خزانوں اور نفیس قیام گاہوں سے (بھی نکال دیا)۔

كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ﴿٥٩﴾

۵۹۔ (ہم نے) اسی طرح (کیا) اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان (سب چیزوں) کا وارث بنا دیا۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾

۶۰۔ پھر سورج نکلتے وقت ان (فرعونیوں) نے ان کا تعاقب کیا۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۚ﴿٦١﴾

۶۱۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے کہا: (اب) ہم ضرور پکڑے گئے۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾

۶۲۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا: ہرگز نہیں بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ابھی مجھے راہِ (نجات) دکھا دے گا۔

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿٦٣﴾

۶۳۔ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا دریا پر مارو، پس دریا (بارہ حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا زبردست پہاڑ کی مانند ہو گیا۔

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۚ﴿٦٤﴾

۶۴۔ اور ہم نے دوسروں (یعنی فرعون اور اس کے ساتھیوں) کو اس جگہ کے قریب کر دیا۔

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۚ﴿٦٥﴾

۶۵۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو (بھی) نجات بخشی اور ان سب لوگوں کو (بھی) جو ان کے ساتھ تھے۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ؕ﴿٦٦﴾

۶۶۔ پھر ہم نے دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو غرق کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾

۶۷۔ بیشک اس (واقعہ) میں (قدرتِ الٰہیہ) کی بڑی نشانی ہے، اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ع﴿٦٨﴾

۶۸۔ اور بیشک آپ کا رب ہی یقیناً غالب رحمت والا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۘ﴿٦٩﴾

۶۹۔ اور آپ ان پر ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ (بھی) پڑھ کر سنا دیں۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾

٧٠۔ جب انہوں نے اپنے باپ ☆ اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس چیز کو پوجتے ہو۔

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾

٧١۔ انہوں نے کہا: ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور ہم انہی (کی عبادت وخدمت) کیلئے جمے رہنے والے ہیں۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾

٧٢۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا: کیا وہ تمہیں سنتے ہیں جب تم (ان کو) پکارتے ہو؟

أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾

٧٣۔ یا وہ تمہیں نفع پہنچاتے ہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں؟

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾

٧٤۔ وہ بولے (یہ تو معلوم نہیں) لیکن ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا تھا۔

قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾

٧٥۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا: کیا تم نے (کبھی ان کی حقیقت میں) غور کیا ہے جن کی تم پرستش کرتے ہو۔

أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾

٧٦۔ تم اور تمہارے اگلے آباء واجداد (الغرض کسی نے بھی سوچا)؟

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾

٧٧۔ پس وہ (سب بُت) میرے دشمن ہیں سوائے تمام جہانوں کے رب کے (وہی میرا معبود ہے)۔

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾

٧٨۔ وہ جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے ہدایت فرماتا ہے۔

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾

٧٩۔ اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾

٨٠۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾

٨١۔ اور وہی مجھے موت دے گا پھر وہی مجھے (دوبارہ) زندہ فرمائے گا۔

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي

٨٢۔ اور اِسی سے میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ قیامت وہ

☆ (یہ حقیقی باپ نہ تھا۔ چچا تھا اسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پرورش کی تھی جس کی وجہ سے اسے باپ کہا کرتے تھے۔ اس کا نام آزر ہے جبکہ آپ کے حقیقی والد کا نام تارخ ہے)۔

يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۸۲

میری خطائیں معاف فرمادے گا۔

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۸۳

۸۳۔ اے میرے رب مجھے علم و عمل میں کمال عطا فرما اور مجھے اپنے قربِ خاص کے سزاواروں میں شامل فرمالے۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۸۴

۸۴۔ اور میرے لئے بعد میں آنے والوں میں (بھی) ذکرِ خیر اور قبولیت جاری فرما۔

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝۸۵

۸۵۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنادے۔

وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۸۶

۸۶۔ اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ گمراہوں میں سے تھا۔

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝۸۷

۸۷۔ اور مجھے (اُس دن) رسوا نہ کرنا جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝۸۸

۸۸۔ جس دن نہ کوئی مال نفع دے گا اور نہ اولاد۔

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝۸۹

۸۹۔ مگر وہی شخص (نفع مند ہوگا) جو اللہ کی بارگاہ میں سلامتی والے بے عیب دل کے ساتھ حاضر ہوا۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۹۰

۹۰۔ اور (اس دن) جنت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۝۹۱

۹۱۔ اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝۹۲

۹۲۔ اور ان سے کہا جائے گا وہ (بت) کہاں ہیں جنہیں تم پوجتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝۹۳

۹۳۔ اللہ کے سوا، کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود اپنی مدد کر سکتے ہیں؟ (کہ اپنے آپ کو دوزخ سے بچالیں)۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝۹۴

۹۴۔ سو وہ (بت بھی) اس (دوزخ) میں اوندھے منہ گرا دیئے جائیں گے اور گمراہ لوگ (بھی)۔

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾

٩٥۔ اور ابلیس کی ساری فوجیں (بھی واصل جہنم ہونگی)۔

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾

٩٦۔ وہ (گمراہ لوگ) اس (دوزخ) میں باہم جھگڑا کرتے ہوئے کہیں گے۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾

٩٧۔ اللہ کی قسم ہم کھلی گمراہی میں تھے۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾

٩٨۔ جب ہم تمہیں سب جہانوں کے رب کے برابر ٹھہراتے تھے۔

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

٩٩۔ اور ہم کو (ان) مجرموں کے سوا کسی نے گمراہ نہیں کیا۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾

١٠٠۔ سو (آج) نہ کوئی ہماری سفارش کرنے والا ہے۔

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾

١٠١۔ اور نہ کوئی گرم جوش دوست ہے۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾

١٠٢۔ سو کاش ہمیں ایک بار (دنیا میں) پلٹنا (نصیب) ہو جاتا تو ہم مومن ہو جاتے۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

١٠٣۔ بیشک اس (واقعہ) میں (قدرتِ الٰہیہ کی) بڑی نشانی ہے، اور ان کے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

١٠٤۔ اور بیشک آپکا رب ہی یقیناً غالب رحمت والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾

١٠٥۔ نوح (علیہ السلام) کی قوم نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾

١٠٦۔ جب ان سے ان کے (قومی) بھائی نوح (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

١٠٧۔ بیشک میں تمہارے لئے امانت دار رسول (بن کر آیا) ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾

١٠٨۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

١٠٩۔ اور میں تم سے اس (تبلیغِ حق) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف سب جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ؕ﴿۱۱۰﴾

۱۱۰۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ
الْاَرْذَلُوْنَ ؕ﴿۱۱۱﴾

۱۱۱۔ وہ بولے: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری پیروی (معاشرے کے) انتہائی نچلے اور حقیر (طبقات کے) لوگ کر رہے ہیں۔

قَالَ وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا: میرے علم کو ان کے (پیشہ وارانہ) کاموں سے کیا سروکار؟

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ
لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۚ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ ان کا حساب تو صرف میرے رب ہی کے ذمہ ہے۔ کاش تم سمجھتے (کہ حقیقی عزت و ذلت کیا ہے)۔

وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ اور میں مومنوں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ میں تو فقط کھلا ڈر سنانے والا ہوں۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ؕ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ وہ بولے: اے نوح! اگر تم (ان باتوں سے) باز نہ آئے تو تمہیں یقیناً سنگسار کر دیا جائے گا۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ۚۖ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ (نوح علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔

فَافْتَحْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ
وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ پس تو میرے اور انکے درمیان فیصلہ فرما دے اور مجھے اور ان مومنوں کو جو میرے ساتھ ہیں نجات دے دے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ
الْمَشْحُوْنِ ۚ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ پس ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے نجات دے دی۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ؕ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ پھر اس کے بعد ہم نے باقی ماندہ لوگوں کو غرق کر دیا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ بیشک اس (واقعہ) میں (قدرتِ الٰہیہ کی) بڑی نشانی ہے، اور ان کے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۠﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔ اور بیشک آپکا رب ہی یقیناً غالب رحمت والا ہے۔

كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾

١٢٣۔ (قومِ) عاد نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾

١٢٤۔ جب اسے ان کے (قومی) بھائی ھود (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾

١٢٥۔ بیشک میں تمہارے لئے امانتدار رسول (بن کر آیا) ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾

١٢٦۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾

١٢٧۔ اور میں تم سے اس (تبلیغِ حق) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو فقط تمام جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾

١٢٨۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر ایک یادگار تعمیر کرتے ہو (محض) تفاخر اور فضول مشغلوں کے لئے۔

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾

١٢٩۔ اور تم (تالابوں والے) مضبوط محلات بناتے ہو اس امید پر کہ تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾

١٣٠۔ اور جب تم کسی کی گرفت کرتے ہو تو سخت ظالم و جابر بن کر گرفت کرتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾

١٣١۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری اختیار کرو۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾

١٣٢۔ اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو تم جانتے ہو۔

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾

١٣٣۔ اس نے تمہاری چوپایہ جانوروں اور اولاد سے مدد فرمائی۔

وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾

١٣٤۔ اور باغات اور چشموں سے (بھی)۔

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾

١٣٥۔ بیشک میں تم پر ایک زبردست دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ

١٣٦۔ وہ بولے: ہمارے حق میں برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو

تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ﴿١٣٦﴾

یا نصیحت کرنے والوں میں نہ بنو (ہم نہیں مانیں گے)۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿١٣٧﴾

۱۳۷۔ یہ (اور) کچھ نہیں مگر صرف پہلے لوگوں کی عادات (واطوار) ہیں (جنہیں ہم چھوڑ نہیں سکتے)۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ﴿١٣٨﴾

۱۳۸۔ اور ہم پر عذاب نہیں کیا جائے گا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

۱۳۹۔ سو انہوں نے اس کو (یعنی ھود علیہ السلام کو) جھٹلا دیا پس ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا، بیشک اس (قصہ) میں (قدرتِ الٰہیہ کی) بڑی نشانی ہے، اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾

۱۴۰۔ اور بیشک آپ کا رب ہی یقیناً غالب رحمت والا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ﴿١٤١﴾

۱۴۱۔ (قومِ) ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ۚ﴿١٤٢﴾

۱۴۲۔ جب ان سے ان کے (قومی) بھائی صالح (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿١٤٣﴾

۱۴۳۔ بیشک میں تمہارے لئے امانتدار رسول (بن کر آیا) ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ﴿١٤٤﴾

۱۴۴۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿١٤٥﴾

۱۴۵۔ اور میں تم سے اس (تبلیغِ حق) پر کچھ معاوضہ طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو صرف سارے جہانوں کے پروردگار کے ذمہ ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۙ﴿١٤٦﴾

۱۴۶۔ کیا تم ان (نعمتوں) میں جو یہاں (تمہیں میسّر) ہیں (ہمیشہ کیلئے) امن واطمینان سے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿١٤٧﴾

۱۴۷۔ (یعنی یہاں کے) باغوں اور چشموں میں۔

وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۚ﴿١٤٨﴾

۱۴۸۔ اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کے خوشے نرم و نازک ہوتے ہیں۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾

١٤٩۔ اور تم (سنگ تراشی کی) مہارت کے ساتھ پہاڑوں میں تراش (تراش) کر مکانات بناتے ہو۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾

١٥٠۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾

١٥١۔ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا کہنا نہ مانو۔

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾

١٥٢۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور (معاشرہ کی) اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾

١٥٣۔ وہ بولے کہ تم تو فقط جادو زدہ لوگوں میں سے ہو۔

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾

١٥٤۔ تم تو محض ہمارے جیسے بشر ہو پس تم کوئی نشانی لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ
شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾

١٥٥۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا: (وہ نشانی) یہ اونٹنی ہے پانی کا ایک وقت اس کے لئے (مقرر) ہے اور ایک مقررہ دن تمہارے پانی کی باری ہے۔

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾

١٥٦۔ اور اِسے برائی (کے ارادہ) سے ہاتھ مت لگانا ورنہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تمہیں آ پکڑے گا۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾

١٥٧۔ پھر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں (سو اسے ہلاک کر دیا) پھر وہ (اپنے کئے پر) پشیمان ہوگئے۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾

١٥٨۔ سو انہیں عذاب نے آپکڑا بیشک اس (واقعہ) میں بڑی نشانی ہے، اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾

١٥٩۔ اور بیشک آپ کا رب ہی بڑا غالب رحمت والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾

١٦٠۔ قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا

١٦١۔ جب ان سے ان کے (قومی) بھائی لوط (علیہ السلام) نے

تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ ج

فرمایا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو۔

إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ لا

۱۶۲۔ بیشک میں تمہارے لئے امانتدار رسول (بن کر آیا) ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ ج

۱۶۳۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت اختیار کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ج إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ ط

۱۶۴۔ اور میں تم سے اس (تبلیغِ حق) پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو صرف تمام جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

أَتَأْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ لا

۱۶۵۔ کیا تم سارے جہان والوں میں سے صرف مردوں ہی کے پاس (اپنی شہوانی خواہشات پوری کرنے کیلئے) آتے ہو؟

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
أَزْوَاجِكُمْ ط بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾

۱۶۶۔ اور اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں، بلکہ تم (سرکشی میں) حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

۱۶۷۔ وہ بولے: اے لوط! اگر تم (ان باتوں سے) باز نہ آئے تو تم ضرور شہر بدر کئے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

قَالَ إِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ ط

۱۶۸۔ (لوط علیہ السلام نے) فرمایا: بیشک میں تمہارے عمل سے بیزار ہونے والوں میں سے ہوں۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَأَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

۱۶۹۔ اے رب! تو مجھے اور میرے گھر والوں کو اس (کام کے وبال) سے نجات عطا فرما جو یہ کر رہے ہیں۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ أَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ لا

۱۷۰۔ پس ہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات عطا فرما دی۔

إِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ج

۱۷۱۔ سوائے ایک بوڑھی عورت کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ ج

۱۷۲۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ
مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

۱۷۳۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی سو ڈرائے ہوئے لوگوں کی بارش کتنی تباہ کن تھی۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾

۱۷۴۔ بیشک اس (واقعہ) میں بڑی نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع

۱۷۵۔ اور بیشک آپ کا رب ہی بڑا غالب رحمت والا ہے۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ ۚ

۱۷۶۔ باشندگانِ ایکہ (یعنی جنگل کے رہنے والوں) نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ ۚ

۱۷۷۔ جب ان سے شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ ۙ

۱۷۸۔ بیشک میں تمہارے لئے امانتدار رسول (بن کر آیا) ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ ۚ

۱۷۹۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری اختیار کرو۔

وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ ؕ

۱۸۰۔ اور میں تم سے اس (تبلیغِ حق) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف تمام جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ
الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ ۚ

۱۸۱۔ تم پیمانہ پورا بھرا کرو اور (لوگوں کے حقوق کو) نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔

وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ ۚ

۱۸۲۔ اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا
تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ ۚ

۱۸۳۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم (تول کے ساتھ) مت دیا کرو اور ملک میں (ایسی اخلاقی، مالی اور سماجی خیانتوں کے ذریعے) فساد انگیزی مت کرتے پھرو۔

وَ اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ ؕ

۱۸۴۔ اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تم کو اور پہلی امتوں کو پیدا فرمایا۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔ وہ کہنے لگے: (اے شعیب!) تم تو محض جادو زدہ لوگوں میں سے ہو۔

وَ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾

۱۸۶۔ اور تم فقط ہمارے جیسے بشر ہی تو ہو اور ہم تمہیں یقیناً جھوٹے لوگوں میں سے خیال کرتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ پس تم ہمارے اوپر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر تم سچے ہو۔

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

۱۸۸۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا: میرا رب ان (کارستانیوں) کو خوب جاننے والا ہے جو تم انجام دے رہے ہو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

۱۸۹۔ سو انہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلا دیا پس انہیں سائبان کے دن کے عذاب نے آپکڑا، بیشک وہ زبردست دن کا عذاب تھا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔ بیشک اس (واقعہ) میں بڑی نشانی ہے، اور ان کے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ اور بیشک آپ کا رب ہی بڑا غالب رحمت والا ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔ اور بیشک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے رب کا نازل کردہ ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾

۱۹۳۔ اسے روح الامین (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اترا ہے۔

عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

۱۹۴۔ آپ کے قلبِ (انور) پر تاکہ آپ (نافرمانوں کو) ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

۱۹۵۔ (اس کا نزول) فصیح عربی زبان میں (ہوا) ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۶۔ اور بیشک یہ پہلی امتوں کے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے۔

اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ

۱۹۷۔ اور کیا ان کیلئے (صداقتِ قرآن اور صداقتِ نبوتِ

عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾

محمدی ﷺ کی) یہ دلیل (کافی) نہیں ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء (بھی) جانتے ہیں۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾

۱۹۸۔ اور اگر ہم اسے غیر عربی لوگوں (یعنی عجمیوں) میں سے کسی پر نازل کرتے۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾

۱۹۹۔ سو وہ اس کو ان لوگوں پر پڑھتا تو (بھی) یہ لوگ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے۔

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

۲۰۰۔ اس طرح ہم نے اس (کے انکار) کو مجرموں کے دلوں میں پختگی سے داخل کر دیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

۲۰۱۔ وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

۲۰۲۔ پس وہ (عذاب) انہیں اچانک آ پہنچے گا اور انہیں شعور (بھی) نہ ہوگا۔

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

۲۰۳۔ تب وہ کہیں گے: کیا ہمیں مہلت دی جائے گی؟

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

۲۰۴۔ کیا یہ ہمارے عذاب میں جلدی کے طلبگار ہیں؟

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾

۲۰۵۔ بھلا بتایئے اگر ہم انہیں برسوں فائدہ پہنچاتے رہیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾

۲۰۶۔ پھر ان کے پاس وہ (عذاب) آ پہنچے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

۲۰۷۔ (تو) وہ چیزیں (ان سے عذاب کو دفع کرنے میں) کیا کام آئیں گی جن سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے تھے؟

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا
مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

۲۰۸۔ اور ہم نے سوائے ان (بستیوں) کے جن کے لئے ڈرانے والے (آ چکے) تھے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا۔

ذِكْرٰى قف وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾

۲۰۹۔ (اور یہ بھی) نصیحت کے لئے اور ہم ظالم نہ تھے۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾

۲۱۰۔ اور شیطان اس (قرآن) کو لے کر نہیں اترے۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ ط

۲۱۱۔ نہ (یہ) ان کے لئے سزاوار ہے اور نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے ہیں۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ ط

۲۱۲۔ بیشک وہ (اس کلام کے) سننے سے روک دیئے گئے ہیں۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ ج

۲۱۳۔ پس (اے بندے!) تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پوجا کر ورنہ تو عذاب یافتہ لوگوں میں سے ہو جائے گا۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ لا

۲۱۴۔ اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (ہمارے عذاب سے) ڈرایئے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ ج

۲۱۵۔ اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں کے لئے بچھا دیجئے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ ج

۲۱۶۔ پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں ان اعمالِ (بد) سے بیزار ہوں جو تم انجام دے رہے ہو۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ لا

۲۱۷۔ اور بڑے غالب مہربان (رب) پر بھروسہ رکھیئے۔

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ لا

۲۱۸۔ جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لئے) قیام کرتے ہیں۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾

۲۱۹۔ اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

۲۲۰۔ بیشک وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ ط

۲۲۱۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ لا

۲۲۲۔ وہ ہر جھوٹے (بہتان طراز) گناہگار پر اترا کرتے ہیں۔

يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾

۲۲۳۔ جو سنی سنائی باتیں (ان کے کانوں میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

۲۲۴۔ اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾

۲۲۵۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ (شعراء) ہر وادیٔ (خیال) میں (یونہی) سرگرداں پھرتے رہتے ہیں (انہیں حق میں سچی دلچسپی اور سنجیدگی نہیں ہوتی بلکہ فقط لفظی و فکری جولانیوں میں مست اور خوش رہتے ہیں)۔

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

۲۲۶۔ اور یہ کہ وہ (ایسی باتیں) کہتے ہیں جنہیں (خود) کرتے نہیں ہیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

۲۲۷۔ سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے (یعنی اللہ اور رسول ﷺ کے مدح خواں بن گئے) اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا (اور اپنے کلام کے ذریعے اسلام اور مظلوموں کا دفاع کیا بلکہ ان کا جوش بڑھایا تو یہ شاعری مذموم نہیں)، اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ (مرنے کے بعد) کونسی پلٹنے کی جگہ پلٹ کر جاتے ہیں۔

اٰیاتها ۹۳ ۔ ۲۷ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ۴۸ ۔ رکوعاتها ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

۱۔ طاسین (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)، یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ﴿٢﴾

٢۔ (جو) ہدایت ہے اور (ایسے) ایمان والوں کے لئے خوشخبری ہے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾

٣۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۭ ﴿٤﴾

٤۔ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمالِ (بد ان کی نگاہوں میں) خوشنما کر دیئے ہیں سو وہ (گمراہی میں) سرگرداں رہتے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾

٥۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بُرا عذاب ہے اور یہی لوگ آخرت میں (سب سے) زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾

٦۔ اور بیشک آپ کو (یہ) قرآن بڑے حکمت والے، علم والے (رب) کی طرف سے سکھایا جا رہا ہے۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾

٧۔ (وہ واقعہ یاد کریں) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے (یا مجھے ایک آگ میں شعلہ انس و محبت نظر آیا ہے)، عنقریب میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی خبر لاتا ہوں (جس کے لئے مدت سے دشت و بیاباں میں پھر رہے ہیں) یا تمہیں (بھی اس میں سے) کوئی چمکتا ہوا انگارا لا دیتا ہوں تاکہ تم (بھی اس کی حرارت سے) تپ اٹھو۔

فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨﴾

٨۔ پھر جب وہ اس کے پاس آپہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے جو اس آگ میں (اپنے حجاب نور کی تجلی فرما رہا) ہے اور وہ (بھی) جو اس کے آس پاس (اُلوہی جلووں کے پرتو میں) ہے، اور اللہ (ہر قسم کے جسم و مثال سے) پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُۙ ﴿۹﴾

۹۔ اے موسیٰ! بیشک وہ (جلوہ فرمانے والا) میں ہی اللہ ہوں جو نہایت غالب حکمت والا ہے۔

وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ
كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ
يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّىْ
لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور (اے موسیٰ!) اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو، پھر جب (موسیٰ نے لاٹھی کو زمین پر ڈالنے کے بعد) اسے دیکھا کہ سانپ کی مانند تیز حرکت کر رہی ہے تو (فطری رد عمل کے طور پر) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (ارشاد ہوا): اے موسیٰ! خوف نہ کرو بیشک پیغمبر میرے حضور ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ
سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد (اسے) نیکی سے بدل دیا تو بیشک میں بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہوں۔

وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِىْ تِسْعِ
اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکدار (ہوکر) نکلے گا (یہ دونوں اللہ کی) نو نشانیوں میں (سے) ہیں (انہیں لے کر) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ۔ بیشک وہ نافرمان قوم ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ پھر جب ان کے پاس ہماری نشانیاں واضح اور روشن ہو کر پہنچ گئیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ کھلا جادو ہے۔

وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَاۤ
اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾

۱۴۔ اور انہوں نے ظلم اور تکبّر کے طور پر ان کا سراسر انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان (نشانیوں کے حق ہونے) کا یقین کر چکے تھے۔ پس آپ دیکھئے کہ فساد بپا کرنے والوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ
وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى
كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾

۱۵۔ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو (غیر معمولی) علم عطا کیا، اور دونوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ اور سلیمان (علیہ السلام)، داؤد (علیہ السلام) کے جانشین ہوئے اور انہوں نے کہا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی (بھی) سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا کی گئی ہے۔ بیشک یہ (اللہ کا) واضح فضل ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ان کے لشکر جنوں اور انسانوں اور پرندوں (کی تمام جنسوں) میں سے جمع کئے گئے تھے، چنانچہ وہ بغرضِ نظم و تربیت (ان کی خدمت میں) روکے جاتے تھے۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ
قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ
وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ یہاں تک کہ جب وہ (لشکر) چیونٹیوں کے میدان پر پہنچے تو ایک چیونٹی کہنے لگی: اے چیونٹیو! اپنی رہائش گاہوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر تمہیں کچل نہ دیں اس حال میں کہ انہیں خبر بھی نہ ہو۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ
رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ
بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ تو وہ (یعنی سلیمان علیہ السلام) اس (چیونٹی) کی بات سے ہنسی کے ساتھ مسکرائے اور عرض کیا: اے پروردگار! مجھے اپنی توفیق سے اس بات پر قائم رکھ کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام فرمائی ہے اور میں ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن سے تو راضی ہوتا ہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے خاص قرب والے نیکوکار بندوں میں داخل فرما لے۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَاۤ اَرَى
الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾

۲۰۔ اور سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے: مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ پا رہا یا وہ (واقعی) غائب ہو گیا ہے۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

۲۱۔ میں اسے (بغیر اجازت غائب ہونے پر) ضرور

لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾

سخت سزا دوں گا یا اسے ضرور ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے پاس (اپنے بے قصور ہونے کی) واضح دلیل لائے گا۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ پس وہ تھوڑی ہی دیر (باہر) ٹھہرا تھا کہ اس نے (حاضر ہو کر) عرض کیا: مجھے ایک ایسی بات معلوم ہوئی ہے جس پر (شاید) آپ مطلع نہ تھے اور میں آپ کے پاس (ملکِ) سبا سے ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ میں نے (وہاں) ایک ایسی عورت کو پایا ہے جو ان (یعنی ملکِ سبا کے باشندوں) پر حکومت کرتی ہے اور اسے (ملکیت و اقتدار میں) ہر ایک چیز بخشی گئی ہے اور اس کے پاس بہت بڑا تخت ہے۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۙ﴿۲۴﴾

۲۴۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ کے بجائے سورج کو سجدہ کرتے پایا ہے اور شیطان نے ان کے اعمالِ (بد) ان کے لئے خوب خوشنما بنا دیئے ہیں اور انہیں (توحید کی) راہ سے روک دیا ہے سو وہ ہدایت نہیں پا رہے۔

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾

۲۵۔ اس لئے (روکے گئے ہیں) کہ وہ اس اللہ کے حضور سجدہ ریز نہ ہوں جو آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ (حقائق اور موجودات) کو باہر نکالتا (یعنی ظاہر کرتا) ہے اور ان (سب) چیزوں کو جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور جسے تم آشکار کرتے ہو۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدة

۲۶۔ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں (وہی) عظیم تختِ اقتدار کا مالک ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کیا تو سچ کہہ رہا ہے یا تو جھوٹ بولنے والوں سے ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ
تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ میرا یہ خط لے جا اور اسے ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ پھر دیکھ وہ کس بات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ
كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾

۲۹۔ (ملکہ نے) کہا: اے سردارو! میری طرف ایک نامۂ بزرگ ڈالا گیا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

۳۰۔ بیشک وہ (خط) سلیمان (علیہ السلام) کی جانب سے (آیا) ہے اور وہ اللہ کے نام سے شروع (کیا گیا) ہے جو بے حد مہربان بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ (اس کا مضمون یہ ہے) کہ تم لوگ مجھ پر سربلندی (کی کوشش) مت کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس آ جاؤ۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ
اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا
حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ (ملکہ نے) کہا: اے دربار والو! تم مجھے میرے (اس) معاملہ میں مشورہ دو میں کسی کام کا قطعی فیصلہ کرنے والی نہیں ہوں یہاں تک کہ تم میرے پاس حاضر ہو کر (اس امر کے موافق یا مخالف) گواہی دو۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ
شَدِيْدٍ ۙ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ
مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ انہوں نے کہا: ہم طاقتور اور سخت جنگجو ہیں مگر حکم آپ کے اختیار میں ہے سو آپ (خود ہی) غور کر لیں کہ آپ کیا حکم دیتی ہیں۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً
اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ
اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

۳۴۔ (ملکہ نے) کہا: بیشک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل و رسوا کر ڈالتے ہیں اور یہ (لوگ بھی) اسی طرح کریں گے۔

وَ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ
فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔ اور بیشک میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لے کر واپس لوٹتے ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ
بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ
اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ
تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

٣٦۔ سو جب وہ (قاصد) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا (تو سلیمان علیہ السلام نے اس سے) فرمایا: کیا تم لوگ مال و دولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ سو جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے اس (دولت) سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں عطا کی ہے بلکہ تم ہی ہو جو اپنے تحفہ سے فرحاں (اور) نازاں ہو۔

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ
لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

٣٧۔ تو ان کے پاس (تحفہ سمیت) واپس پلٹ جا سو ہم ان پر ایسے لشکروں کے ساتھ (حملہ کرنے) آئیں گے جن سے انہیں مقابلہ (کی طاقت) نہیں ہوگی اور ہم انہیں وہاں سے بے عزت کر کے اس حال میں نکالیں گے کہ وہ (قیدی بن کر) رسوا ہوں گے۔

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ
بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ
مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾

٣٨۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا: اے دربار والو! تم میں سے کون اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے قبل اس کے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آ جائیں۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ
وَاِنِّىْ عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾

٣٩۔ ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا: میں اسے آپکے پاس لا سکتا ہوں قبل اسکے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں اور بیشک میں اس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانتدار ہوں۔

قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ
اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ
طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ
قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ ۖ قف
لِيَبْلُوَنِىْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ
شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

٤٠۔ (پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا

فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾

کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے۔

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾

٤١۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا: اس (ملکہ کے امتحان) کے لئے اس کے تخت کی صورت اور ہیئت بدل دو ہم دیکھیں گے کہ آیا وہ (پہچان کی) راہ پاتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾

٤٢۔ پھر جب وہ (ملکہ) آئی تو اس سے کہا گیا: کیا تمہارا تخت اسی طرح کا ہے، وہ کہنے لگی: گویا یہ وہی ہے اور ہمیں اس سے پہلے ہی (نبوتِ سلیمان کے حق ہونے کا) علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾

٤٣۔ اور اس (ملکہ) کو اس (معبودِ باطل) نے (پہلے قبولِ حق سے) روک رکھا تھا جس کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی رہی تھی۔ بیشک وہ کافروں کی قوم میں سے تھی۔

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۖ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾

٤٤۔ اس (ملکہ) سے کہا گیا: اس محل کے صحن میں داخل ہو جا (جس کے نیچے نیلگوں پانی کی لہریں چلتی تھیں) پھر جب ملکہ نے اس (مزیّن بلوریں فرش) کو دیکھا تو اسے گہرے پانی کا تالاب سمجھا اور اس نے (پائینچے اٹھا کر) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں، سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا: یہ تو محل کا شیشوں جڑا صحن ہے اس (ملکہ) نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! (میں اسی طرح فریبِ نظر میں مبتلا تھی) بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب میں سلیمان (علیہ السلام) کی معیّت میں اس اللہ کی فرمانبردار ہو گئی ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ

٤٥۔ اور بیشک ہم نے قومِ ثمود کے پاس ان کے (قومی)

صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾

بھائی صالح (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو تو اس وقت وہ دو فرقے ہو گئے جو آپس میں جھگڑتے تھے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ
قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾

۴۶۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا: اے میری قوم! تم لوگ بھلائی (یعنی رحمت) سے پہلے برائی (یعنی عذاب) میں کیوں جلدی چاہتے ہو؟ تم اللہ سے بخشش کیوں طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ
قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾

۴۷۔ وہ کہنے لگے: ہمیں تم سے (بھی) نحوست پہنچی ہے اور ان لوگوں سے (بھی) جو تمہارے ساتھ ہیں (صالح علیہ السلام نے) فرمایا: تمہاری نحوست (کا سبب) اللہ کے پاس (لکھا ہوا) ہے بلکہ تم لوگ فتنہ میں مبتلا کئے گئے ہو۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ
يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا
يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾

۴۸۔ اور (قومِ ثمود کے) شہر میں نو سرکردہ لیڈر (جو اپنی اپنی جماعتوں کے سربراہ) تھے ملک میں فساد پھیلاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ
ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

۴۹۔ (ان سرغنوں نے) کہا: تم آپس میں اللہ کی قسم کھا کر عہد کرو کہ ہم ضرور رات کو صالح (علیہ السلام) اور اس کے گھر والوں پر قاتلانہ حملہ کریں گے پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم ان کی ہلاکت کے موقع پر حاضر ہی نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

۵۰۔ اور انہوں نے خفیہ سازش کی اور ہم نے (بھی اس کے توڑ کے لئے) خفیہ تدبیر فرمائی اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ
اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾

۵۱۔ تو آپ دیکھئے کہ ان کی (مکارانہ) سازش کا انجام کیسا ہوا بیشک ہم نے ان (سرداروں) کو اور ان کی ساری قوم کو تباہ و برباد کر دیا۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ سو یہ ان کے گھر ویران پڑے ہیں اس لئے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا۔ بیشک اس میں اس قوم کے لئے (عبرت کی) نشانی ہے جو علم رکھتے ہیں۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اور ہم نے ان لوگوں کو نجات بخشی جو ایمان لائے اور تقویٰ شعار ہوئے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

۵۴۔ اور لوط (علیہ السلام) کو (یاد کریں) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے (بھی) ہو۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ
النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ کیا تم اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو؟ بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ
قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ
اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ تو ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ کہنے لگے: تم لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ بڑے پاک باز بنتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ
قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

۵۷۔ پس ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو نجات بخشی سوائے ان کی بیوی کے کہ ہم نے اسے (عذاب کے لئے) پیچھے رہ جانے والوں میں سے مقرر کر لیا تھا۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ
مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

۵۸۔ اور ہم نے ان پر خوب (پتھروں کی) بارش برسائی سو (ان) ڈرائے گئے لوگوں پر (پتھروں کی) بارش نہایت ہی بری تھی۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ
الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ ط

۵۹۔ فرما دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے منتخب (برگزیدہ) بندوں پر سلامتی ہو، کیا اللہ ہی بہتر ہے یا وہ (معبودانِ باطلہ) جنہیں یہ لوگ (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔